ڈاکٹر محمد اشرف کمال

اشاریہ(index) اور اشاریہ سازی: تعریف، ضرورت واہمیت

Information explosion, the advancement of science and technology at breakneck speed and ever expanding possibilities in the frontiers of research and knowledge and people's preoccupations with their daily affairs have enhanced the importance and usefulness of index and index preparation. Today's readers and researchers want to take benefit from the maximum number of books in the shortest possible time span. Index is the best means which may be immensely helpful for a reader to consult desired material with in moments. Indexes are of several types such as author index, subject index and general index and these are normally placed at the end of the books and documents. Index includes names of people, places, events and concepts selected as being relevant and of interest to possible readers of book/documents. It is designed to help the reader find information quickly and easily. This article examines the importance of index formation and its necessity.

علوم وفنون اور سائنس وٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ تحقیق وتنقید کی بڑھتی ہوئی عملداری اور گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے وقت کی قلت نے اشاریہ اور اشاریہ سازی کی اہمیت کو دو چند کر دیا ہے۔آج کا قاری اور محقق کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کتب سے استفادہ اور ان کتب سے اپنے کام کی چیز لینا چاہتا ہے، یہ درست ہے کہ اس حوالے سے کوئی چراغ کا جن ان کی مدد کو نہیں آ سکتا کہ پلک جھپکتے جو ساری کتاب ان کی فہم اور ان کے دماغ میں فیڈ (Feed) کر دے، لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ تسلیم شدہ ہے کہ اگر کتاب یا مقالہ کا اشاریہ کتاب یا مقالہ کے آخر میں موجود ہو تو پڑھنے والا پلک جھپکنے میں نہ سہی، چند لمحوں کے مطالعہ کے بعد اپنے مطلوبہ ہدف (ٹارگٹ) تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔اگر اشاریہ موجود نہیں ہے تو اسے وقت نکال کر لازمی طور پر مکمل کتاب کا پوری یکسانیت کے ساتھ مطالعہ کرنا پڑے گا تب کہیں جا کر وہ اس قابل ہو سکے گا کہ اس کتاب میں سے اپنے کام کی چیز حاصل کر لے، لیکن یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ضروری نہیں مکمل کتاب کے مطالعہ کے بعد بھی اسے کچھ حاصل ہو سکے۔اس صورت میں اس کی ساری محنت اکارت چلی جائے گی۔صرف اشاریہ ہی ہے جو ساری کتاب کا نچوڑ ایک نظر ڈالنے میں آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔لغت نویسوں، محققوں اور دیگر اہلِ قلم کے حوالے سے اشاریہ کی بہت سی تعریفیں موجود ہیں۔جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:۔

اشاریہ کی تعریف کے ضمن میں شان الحق حقی لکھتے ہیں:

حوالے کی آسانی کے لیے حروف تہجی کے مطابق مرتب کی ہوئی فہرست۔انڈیکس اشاریہ بندی۔اشاریہ تیار کرنا[۱]

آکسفورڈ اردو انگلش ڈکشنری میں اس حوالے سے شان الحق حقی لکھتے ہیں:

اسم =(جمع indexes Index/indeks یا خصوصاً indices

ترتیب تہجی سے مرتب کی ہوئی ناموں وغیرہ کی فہرست جیسے کہ کتاب کے آخر میں، الف بائی فہرست،

کتاب میں فہرست دینا، فہرست میں شامل کرنا Index

اشاریہ سازی Indaxation

اشاریہ ساز Indaxer

اشاریہ کے مطابق قابل ترمیم Indexible

اشاریاتی Indexical

بلا اشاریہ Indexless [۲]

فیروز سنز کی شائع کردہ ڈکشنری کے مطابق تعریف درج ذیل ہے:

بتانے کا نشان، انگشت، شہادت، اشاریہ، علامت، (الجبرا) عدد قوت نما Index [۳]

کشاف اصطلاحات کتب خانہ میں محمود الحسن وزمرد محمود اشاریہ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

''کسی کتاب یا کتب میں مذکورہ مضامین، اشخاص، مقامات یا ناموں وغیرہ کی مفصل الفبائی یا ابجدی فہرست مع حوالہ صفحات جہاں انھیں استعمال کیا گیا ہو۔'' [۴]

بقول عبدالرزاق قریشی

''اشاریہ کا مقصد اشخاص، مقامات وغیرہ کے نام گنوانا نہیں بلکہ ان سے متعلق کتاب میں کوئی اطلاع یا اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہوں۔ اگر کتاب ضخیم ہے تو اشاریہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔'' [۵]

مولوی عبدالحق اشاریے کی تعریف کے ضمن میں لکھتے ہیں:

۱۔ کلمے کی انگلی، سبابہ، انگشت، Index

۲۔ گھڑی کی سوئی، عدد نما

۳۔ اصول عمل، معیار عمل، دلیل راہ

۴۔ انڈکس، نمائندہ، کتاب کے مضامین کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے اشاریہ

۵۔ (الجبرا) عدد قوت نما

۶۔ (کتاب میں) انڈکس لگانا [۶]

ڈاکٹر جمیل جالبی اشاریہ کی تعریف کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''ہجائیہ یا طبقہ بند فہرست، مثلاً جو کتاب کے آخر میں لگائی جاتی ہے تاکہ اس میں شامل مواد کا حوالہ تلاش کیا جا سکے؛ وہ چیز جو سائنسی آلے میں اظہار کے لیے استعمال کی جائے؛ سوئی؛ شہادت کی انگلی؛ جو چیز کسی حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرائے (جیسے The face is an index of the heart) نشان؛ دلیل؛ علامت۔ (طباعت) وہ نشان جو کسی خاص تحریر یا پارۂ عبارت کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جائے۔ نیز hand, fist

(الجبراء) قوت نما۔ (سائنس) ایک عدد یا کلیہ جو کسی نسبت کا اظہار کرے۔ [(بڑے ا کے ساتھ) مذہبیات] قابل اعتراض مواد کی حامل کتابوں کی فہرست جو رومی کیتھولک کلیسا کی طرف سے شائع کی جائے۔

Scanned by CamScanner

(فعل متعدی) اشاریہ بنانا، مثلاً کتاب کا، اشاریہ میں درج کرنا، مثلاً کوئی لفظ، اشاریہ کا کام دینا[۷]

ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان لسانیات کے حوالے سے اشاریہ کے بارے میں لکھا ہے:

''لسانیات میں کسی بولنے والے گروہ، قبیلے، قوم یا نسل کی وہ لسانی خصوصیت جو اس کے اس گروہ، قبیلے، قوم یا نسل کا پتہ دے۔''[۸]

فیروز اللغات میں اشاریہ کی درج ذیل تعریف بیان کی گئی ہے:

اشاریہ: ۔کسی کتاب کے مضامین کی تفصیلی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے (کتاب میں کوئی مضمون ۔موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقامات پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے نمبر ایک ہی عنوان کے تحت دے دیے جاتے ہیں۔'' [۹]

اردو لغت میں اشاریہ کی درج ذیل الفاظ میں تعریف بیان کی گئی ہے:

اشاریہ: حروف تہجی کی ترتیب سے کتاب وغیرہ کے شروع یا آخر میں دی ہوئی فہرست جس میں کتاب کے مضامین اور دوسرے جزئیات کے حوالے اور صفحات وغیرہ درج ہوں۔[۱۰]

تقسیم کے عنوانات کی فہرست میں جو حروف ہجا کے قاعدے کے مطابق ترتیب دی جائے، اشاریہ کہلاتی ہے۔اشاریہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔خصوصی اشاریہ(SPECIFIC INDEX) اور نسبتی اشاریہ(RELATIVE INDEX)۔

خصوصی اشاریہ(SPECIFIC INDEX):

خصوصی اشاریہ میں ہر عنوان کے لیے ایک ہی جگہ ہوتی ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ براؤن کی موضوعی درجہ بندی میں خصوصی اشاریہ ہے۔خصوصی اشاریہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱۔ یہ ایک ہی جگہ والی درجہ بندیوں کے لیے از حد مفید ہے

۲۔ اس میں الجھنیں کم ہوتی ہیں۔

۳۔ چونکہ جسامت زیادہ نہیں ہوتی اس لیے عوام کے لیے آسانی سے شائع کیا جاسکتا ہے۔اس میں نقص یہ ہوتا ہے کہ یہ اشاریہ متعلقہ عنوانات کو حروف ہجا کے مطابق علیحدہ کر دیتا ہے۔

نسبتی اشاریہ(RELATIVE INDEX):

نسبتی اشاریہ میں ہر عنوان کے مختلف پہلو نمایاں کیے جاتے ہیں ڈیوئی کی اعشاریائی درجہ بندی، کٹر کی توسیعی درجہ بندی اور کانگرس لائبریری کی درجہ بندی کے ساتھ نسبتی اشاریہ ہوتا ہے اس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱۔ یہ بہت واضح ہوتا ہے کیونکہ ہر عنوان کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے

۲۔ ہر عنوان کے متبادل کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ مختلف کتب خانوں کے درجہ بندوں کو ایک عنوان کے ایک ہی استعمال کی رہنمائی کرتا ہے۔

اس کی خامیاں درج ذیل ہیں:

۱۔ چونکہ ہر عنوان کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں اس لیے درجہ بندوں کو ایک خاص عنوان کا تعین کرتے وقت دقت پیش آتی ہے،

۲۔ عنوان کے جو پہلو درج نہیں ہوتے ان کے لیے جگہ کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۳۔ چونکہ جسامت بہت ہوتی ہے اس لیے عوام کے استعمال کے لیے اس کا شائع کرنا مہنگا پڑتا ہے۔[۱۱]

سید مصباح رضوی نے اشاریے کو مرتب کرنے کے دو ممکن طریقے بیان کیے ہیں۔ اول یہ کہ اشاریہ میں دی جانے والی معلومات کو لغت کے انداز میں الف بائی طریقے سے درج کیا جائے۔ یعنی معلومات کو عنوانات کے تحت درج کرنے کے بجائے گھلا ملا کر لکھ دیا جائے۔ یہ طریقہ کار مطلق اشاریہ سازی کی ذیل میں آئے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معلومات کو مختلف عنوانات اور زمروں مین تقسیم کر دیا جائے۔ جیسے شخصیات، مقامات، کتب وغیرہ اور ان کی ذیل میں ان سے متعلقہ صفحات کی تفصیل کو درج کیا جائے۔ اگر مختلف شخصیات کے متعلق معلومات زیادہ نوعیت کی ہوں تو ان کے ذیلی عنوانات بنائے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر غالب کا نام آتا ہے تو غالب کے متعلق جس نوعیت کی معلومات مقالے میں میسر آئی ہوں ان کو ذیلی عنوانات کے تحت درج کیا جائے۔ جیسے غالب:۔ پیدائش، شادی، پنشن کا قضیہ، وفات وغیرہ۔ بالعموم اشاریہ میں صرف عنوان لکھ کر ان کے صفحہ نمبر درج کر دیے جاتے ہیں۔ ذیلی عنوانات یا تفصیلات وغیرہ درج نہیں کیے جاتے۔ اشاریہ مرتب کرنے کا یہ آخر الذکر دوسرا طریقہ زیادہ بہتر اور مفید ہے۔[۱۲]

اشاریے کئی طرح کے ہوتے ہیں مثلاً ناموں کا اشاریہ، موضوعی اشاریہ، شخصی اشاریہ وغیرہ۔ پہلے دو قسم کے اشاریے عموماً ضمیمے کے طور پر کتاب کے آخر میں دیے جاتے ہیں۔ یہ کتاب میں موجود مختلف ناموں اور موضوعات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کتاب میں کہں کہاں یہ نام اور موضوعات موجود ہیں۔ شخصی اشاریہ ان سے قدرے مختلف ہے۔ یہ اپنی بناوٹ اور استعمال کے اعتبار سے کچھ حد تک شخصی کتابیات سے ملتا جلتا ہے۔ فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ شخصی کتابیات کسی خاص شخص کی اپنی تمام کتب اور اس پر لکھی گئی تمام کتب کی منظم فہرست ہوتی ہے جب کہ شخصی اشاریے میں کتابیات کے علاوہ اس شخص کی تحریر کردہ تمام تحریروں، اس پر لکھی گئی تمام تحریروں، مضامین، تذکروں اور کوائف وغہرہ کی تفاصیل بھی منظم انداز میں دی جاتی ہیں۔[۱۳]

جہاں تک اشاریہ اور اشاریہ سازی کا تعلق ہے کتابوں کی تعداد اور علوم میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کی ضرورت اور اہمیت بڑھتی چلی گئی۔ جیسے جیسے علوم و فنون اور زبان و ادب نے ترقی کی ویسے ویسے کتب خانوں، کتابوں کی فہرست سازی اور اشاریہ نگاری کے لیے بھی اصول و ضوابط وضع ہوتے گئے۔ کمپیوٹر کے استعمال نے اشاریہ سازی کے فن کو جہاں پہلے کی نسبت زیادہ وسعت دی ہے وہیں اس میدان میں بہت سی سہولیات بھی مہیا کی ہیں۔ اب جو کام کارڈوں پر اور کاغذ کے ٹکڑوں پر کیا جاتا تھا وہی کمپیوٹر میں مختلف سوفٹ ویئر پر ہونے لگا ہے۔ کارڈوں اور کاغذوں کو ترتیب دینا اشاریہ سازی کی تکمیل تک انھیں سنبھال سنبھال کر رکھنا خاصا مشکل اور احتیاط طلب کام تھا۔ کسی ایک کارڈ کے گم ہونے، پھٹ جانے، تحریر کے مدھم یا مبہم ہونے یا کسی سبب بھیگ جانے کی وجہ سے پڑھے نہ جانے کا احتمال اپنی جگہ ہر وقت موجود رہتا۔ اب کمپیوٹر نے اس حوالے سے بہت سی دشواریوں کو آسانی میں بدل دیا ہے۔

سرفراز حسین مرزا کے بقول اشاریہ نگاری کے فن کا آغاز انیسویں صدی میں انگلستان سے ہوا لیکن اس کی نشوونما امریکہ میں ہوئی اور یوں اشاریہ نگاری کے ایک اہم عہد کا آغاز ہوا۔ اس ضمن میں فریڈرک پولی اور ڈبلیو۔ ولسن کے نام خاصے نمایاں ہیں۔ بیسویں صدی دراصل اشاریہ نگاری کا عہد ہے روز افزوں معلومات کے طومار کو قرینے سے مرتب کرنا اور بوقت ضرورت آسانی سے استعمال کے قابل بنا دینا بہت اہم کام ہے۔[۱۴] جمیل احمد رضوی نے جان رتھ مین کی کتاب'' انڈکس، انڈکسر، انڈکسنگ'' کے حوالے سے اٹھارویں صدی عیسویں کو فن اشاریہ سازی کے آغاز کی صدی قرار دیا ہے:

> ''موضوعی اشاریے اٹھارویں صدی عیسوی کے ادب میں ملتے ہیں۔ ان میں اصطلاحات کا انتخاب ا
> اندراجات کی ترتیب ایک طویل عرصے تک غیر منظم رہی انیسویں صدی کے آخر میں جب لائبریری سائنس
> اور دستاویز سازی کے مختلف شعبوں میں ترقی ہوئی تو موضوعی اشاریے کا نہ صرف رواج عام ہوا بلکہ یہ ز

Scanned by CamScanner

منظم صورت اختیار کر گیا۔'' [۱۵]

روز افزوں علوم وفنون میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر نیا دن نئی معلومات لے کر منظر عام پر آتا ہے۔ کتب ومقالات کا وافر مواد شائع ہوتا رہتا ہے۔ مختلف علمی، ادبی اور تحقیقی مجلوں میں سینکڑوں مقالات کا شائع شدہ لوازمہ توجہ کا باعث بنتا ہے۔ اس وسیع ووافر ذخیرے سے کوئی تحقیق کار کسی خاص موضوع کے متعلق لوازمہ کیسے تلاش کرے، اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام کتب ومقالات کی باری باری ورق گردانی کی جائے، لیکن اس کام میں محقق کا بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر مختلف الانوع اشاریے اور وضاحتی فہرستیں محقق کی دستگیری کرتی ہیں جن کی مدد سے وہ ادھر ادھر بھٹکنے سے بچ جاتا ہے۔ سہولت وآسانی کے ساتھ نسبتاً کم وقت میں اپنے مطلوبہ مواد تک پہنچ جاتا ہے۔'' [۱۶] بقول سرفراز حسین مرزا:

''اشاریے کا مقصد کسی دستاویز کے مندرجات کو آشکار کرنا اور قاری کو ایک طائرانہ نظر میں وہ سب کچھ مہیا کرنا ہے کہ جس کی اسے جستجو ہو اور اسے اپنے مطلب کے مواد کی تلاش کے کام میں آسانی ہو۔ بکھری ہوئی معلومات کی طرف راہنمائی کے لیے اشاریے مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔'' [۱۷]

کتابیات کی طرح اشاریہ بھی علمی وتحقیقی کتابوں میں لازمی طور پر ہونا چاہیے اس کی وجہ سے محقق کو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب میں اس کے کام کی چیز ہے یا نہیں یا جملہ کتاب کے مندرجات یا مشمولات کیا ہیں اور اس طرح وہ پوری کتاب کی ورق گردانی اور وقت کے ضیاع سے بچ جاتا ہے۔ اشاریہ کا مقصد اشخاص، مقامات، کتابوں اور مضامین وغیرہ کے نام گنوانا نہیں ہوتا بلکہ ان سے متعلق مفید معلوم بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ اگر اشاریہ طویل ہو جائے تو اسے پڑھنے والی کی سہولت کے لیے مختلف ذیلی عنوانات میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اشاریہ کی ایک بڑی خوبی اور اہمیت یہ بھی ہے کہ کسی خاص موضوع سے دلچسپی رکھنے والے قاری کو الف بائی ترتیب کی وجہ سے مطلوبہ چیزیں اور متعلقہ حوالے اکٹھے ایک ساتھ مل جاتے ہیں۔ اسے اس کے لیے زیر مطالعہ یا زیر تحقیق کتاب کو شروع سے آخر تک نہیں کھنگالنا پڑتا۔ اس سے جہاں اسے علمی وتحقیقی سکون مواد مل جاتا ہے وہیں اسے ذہنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے کہ اشاریے کی بدولت کم وقت میں اس نے زیادہ کام کر لیا ہے۔ بقول اختر النساء

''اشاریہ تحقیق کی ایک اہم منزل ہے۔ یہ ایک ایسی باضابطہ مرتب فہرست ہوتی ہے جو ہر اندراج کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے لہٰذا اس کی ترتیب وتیاری میں خصوصی توجہ اور فکر ونظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تکنیکی کام کی وجہ سے حوالوں کے نظام میں ترتیب آتی ہے۔ بکھری ہوئی معلومات کو یکجا کرنے اور قاری کو مطلوبہ مواد کی تلاش ورہنمائی میں بھرپور مدد ملتی ہے۔'' [۱۸]

اشاریہ کا انحصار دراصل موضوع یا مضمون کتاب پر ہے مثلاً کتاب باغبانی کے موضوع پر ہے ظاہر ہے کہ اس میں پھولوں کا ذکر کثرت سے ہوگا۔ اس لیے ان کا اشاریہ بنانا ہوگا۔ کتاب میں پرندوں کا ذکر کثرت سے ہوا ہے تو ان کا بھی اشاریہ بنایا جائے۔ تاریخ کی کتاب میں اہم واقعات کا بھی اشاریہ ہوگا۔ مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ اشاریہ کتاب کے متن کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی جن جن چیزوں کا ذکر زیادہ ہوا ہے ان کا اشاریہ بنایا جائے۔ [۱۹]

مندرجہ بالا اقتباس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اشاریہ چاہے کتاب کا ہو، رسالے کا ہو، یا پھر مضامین کا، اشاریہ بناتے وقت موضوعات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی کتاب لسانی موضوع کو محیط ہے تو اس میں لسانی حوالے ہی سے اشاریہ بن سکتا ہے۔ اگر کوئی کتاب شاعری کی ہے تو غزل، نظم مختلف اصناف شعری جس پر کہ وہ کتاب مشتمل ہے، تلمیحات، الفاظ وتراکیب، یا وہ موضوعات جنھیں شاعر نے اپنی شاعری میں سمویا ہے، کا اشاریہ بنایا جا سکتا ہے۔ کتابوں کے ساتھ اخبارات ورسائل کے اشاریے بھی بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

Scanned by CamScanner

''ہر کتب خانہ میں موجود تمام رسائل کے وضاحتی اشاریے مرتب ہوں اور وہ شائع بھی ہوں۔۔۔اب رفتہ رفتہ ہمارے ہاں قدیم اخبارات ورسائل کے وضاحتی اشاریے بنانے کی طرف توجہ کی جارہی ہے لیکن یہ رفتار نہایت سست اور ابھی نجی سطح تک محدود ہے۔خصوصاً تحریک آزادی وتحریک پاکستان اور تاریخ پاکستان کے موضوعات کو پیش نظر رکھ کر تمام اخبارات ورسائل کے وضاحتی اشاریے جامعاتی کتب خانوں کے اپنے منصوبوں کا حصہ بننا چاہئیں اور انہیں اس کا پابند کیا جانا چاہیے۔پھر یہ کام متعلقہ مجامین کے شعبوں میں بھی کیا جا سکتا ہے مثلاً شعبہ علم کتاب داری، مطالعہ پاکستان، تاریخ وسیاسیات اور ادبیات کے شعبے اپنے اپنے موضوع پر وضاحتی اشاریے بنا سکتے ہیں۔'' [۲۱]

رسالوں کے اشاریے ہوں تو ان میں دیکھ لینا کافی ہو، پوری فائل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔[۲۲] اشاریہ ہر قسم کی کتب اور رسائل کا تیار کیا جا سکتا ہے اور یہ اس کتاب کی افادیت میں اضافے کا موجب ہی بنے گا، کتاب اور رسائل وجرائد کے معیار اور شان میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔خاص طور پر تحقیق وتنقید سے متعلق مضامین ومقالات کے حوالے سے اس کی اہمیت دو چند ہے۔پروفیسر عتیق احمد صدیقی کے تھیسس بعنوان قصائد سودا کے بارے میں بات کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد انصاراللہ اشاریہ کی اہمیت کے ضمن میں لکھتے ہیں

''کتاب کے آخر میں قصیدوں میں آئے ہوئے تمام اسما کا اشاریہ بھی شامل کیا جانا چاہیے تھا۔اس سے قصیدوں کے مطالعہ میں ایک حد تک سہولت صورت ہو جاتی۔'' [۲۳]

موجودہ دور میں اشاریہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اور یہ ہے بھی حقیقتاً نہایت مفید اور کام کی چیز۔اس سے قاری کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور تحقیق کرنے والے کو بھی، خصوصاً نئے محقق کو۔اس کے ذریعہ اس کی رہنمائی بھی ہوتی ہے اور وقت بھی بچتا ہے۔اس لیے اشاریہ محنت اور دلچسپی سے تیار کرنا چاہیے اور جتنے اہم موضوع کتاب میں ہوں سب کا اشاریہ بنانا چاہیے۔[۲۴]

اشاریہ سازی کی تیاری

اشاریہ بنانے سے پہلے اس کے لوازمات اور کچھ ضروری اشیاء جو اس ضمن میں مفید ہوسکتی ہیں درج ذیل ہیں:

۱۔ سب سے پہلے تو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اشاریہ بلحاظ اشخاص، مقامات، کتب یا مصنفین بنانا ہے۔
۲۔ جس کتاب، رسالے یا اخبار کا اشاریہ بنانا مقصود ہے اس کے مندرجات کیا ہیں۔
۳۔ کن چیزوں کا اشاریہ بنایا جائے گا۔
۴۔ کن چیزوں کا اشاریہ نہیں بنایا جائے گا۔
۵۔ اس کی وسعت کیا ہوگی۔
۶۔ ابواب بندی کیسے کی جائے گی۔
۷۔ کیا کتاب ایک ہی زبان میں لکھی گئی ہے۔
۸۔ اگر کتاب میں دوسری زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہیں تو کیا ان کا اشاریہ الگ بنایا جائے گا۔

اشاریہ کی تیاری کے لیے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے:

(الف) پہلی بات کتاب کی اپنی نوعیت ہے، یعنی کیا یہ یکساں مواد پر مشتمل ہے یا اس میں مختلف قسم کا مواد شامل ہے، تکنیکی یا غیر تکنیکی ہے، یک زبانی ہے یا کثیر زبانی ہے یا کثیر اللسانی حقائق یا مجردات پر مشتمل ہے۔

(ب) دوسری بات اس کو استعمال کرنے والوں کے خصائص ہیں۔اشاریہ نگار کو ضرور معلوم کرنا چاہیے کہ کتاب اور اس کے اشاریے کو استعمال کرنے والا یکساں نوعیت کا گروہ ہے یا مختلف نوعیت کے افراد پر مشتمل ہے، اسے کبھی کبھار

Scanned by CamScanner

استعمال کرنے والے ہیں کہ پیشہ ور محقق، کم پڑھے لکھے ہیں یا اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہرین یا نہیں؟

(ج) تیسری بات کو طبعی ماحول سے تعبیر کیا جا سکتا ہے یعنی اشاریے کو کتاب کے ساتھ ہی شائع کیا جائے گا یا الگ سے یہ خود کفیل اشاریہ ہے کہ ایسی سلسلہ وار اشاعت کا حصہ جس کو بعد میں دوسری اشاعتوں کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔[۲۵]

اشاریہ کی جانچ پرکھ

اشاریہ ساز کو اشاریہ بناتے ہوئے درج ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے:

۱۔ اشاریے کے شروع میں کوئی تعارفی یادداشت ہے تو اس کو واضح ہونا چاہیے

۲۔ اشاریہ درست ہونا چاہیے۔اس میں دیے گئے صفحات نمبر کی متن کے ساتھ مطابقت لازمی ہے

۳۔ متن کی اہم چیزوں کو اشاریے میں شامل ہونا چاہیے

۴۔ اشاریے میں جہاں کہیں متعلقہ اندراجات کو تلاش کرنے کے لیے حوالے آتے ہوں ان کی نوعیت مستقل ہونی چاہیے۔

۵۔ اشاریے میں ذیلی عنوانات زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں۔تا کہ حوالوں کی تلاش میں آسانی ہو۔

۶۔ اشاریے کو صحیح انضباطی یا کسی اور ترتیب میں ہونا چاہیے۔

۷۔ متن میں دی گئی چیزوں اور تصورات کو اشاریے میں موزوں اور اچھی طرح چنی ہوئی اصطلاحات میں نمائندگی دی جائے۔

۸۔ اصطلاحات کے انتخاب میں مستقل مزاجی سے کام لیا جائے۔

۹۔ اشاریے میں متعلقہ چیزوں کا ربط ظاہر کرنے کے لیے کافی عبوری حوالے (cross references) دیے جائیں۔

۱۰۔ متن میں متروک الفاظ واصطلاحات کی بجائے جدید دور میں مستعمل الفاظ ظاہر کرنے کے لیے کافی عبوری حوالے ہونے چاہئیں۔

۱۱۔ اشاریے کا خاکہ یا ہیئت واضح ہو اور اس سے استعمال کرنے والے کو مدد ملتی ہو۔

۱۲۔ اشاریہ جامع ہونا چاہیے (جامعیت پر چند حدود کی اجازت ہو سکتی ہے بشرطیکہ کہ ان کو واضح طور پر بیان کر دیا جائے) اس میں افراط وتفریط سے کام نہ لیا گیا ہو۔

۱۳۔ اشاریے کو متن کا ترجمان ہونا چاہیے نہ کہ اشاریہ نگار کی آرا اور دلچسپیوں کا ذریعہ اور واسطہ۔

۱۴۔ اشاریہ اگر مروجہ رسوم سے انحراف کرتا ہے کہ تو اس بات کو تعارفی یادداشت (Note) میں واضح کر دیا جائے۔

۱۵۔ مخففات وغیرہ کی وضاحت بھی بہر حال ضروری ہوتی ہے۔[۲۶]

علم کتاب داری (لائبریری سائنس) میں اشاریہ کو ثانوی ذریعہ معلومات کہا جاتا ہے لیکن اپنی اہمیت اور استعمال کے پیش نظر یہ ابتدائی ماخذ کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔اشاریہ روشنی کی وہ باریک سی کرن ہے جس کی مدد سے محقق تحقیق کے اندھیرے کمرے میں چیزیں ٹٹولنے کے قابل ہو جاتا ہے۔یہ نقاد کو بھی ایک بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر تنقید کی باقی عمارت اساری جاتی ہے۔اشاریہ دراصل کسی بھی قابل مطالعہ مواد یا مجموعہ دستاویزات اور اس کے مندرجات کی سرخیوں کے ساتھ کسی خاص ترتیب سے دی گئی فہرست کا نام ہے۔[۲۷]

عموماً اشاریہ سازی کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔کبھی کہا جاتا ہے کہ اشاریہ نویسی ''دو اور دو چار'' کرنے کا کام ہے اور کبھی اسے ''مشینی کام'' قرار دے کر انتہائی سہل قرار دیا گیا۔ممکن ہے اشاریہ نویسی کی تنقیدی اور تجزیاتی نقطہ نظر سے

Scanned by CamScanner

زیادہ اہمیت نہ ہو لیکن تحقیقی سطح پر اشاریے کی اپنی ایک جداگانہ اہمیت ضرور بنتی ہے۔''[۲۸] اشاریہ سازی بڑا احتیاط طلب محنت و مشقت اور پتہ ماری کا کام ہے لیکن موضوع سے گہری دلچسپی اسے آسان بنا دیتی ہے جس کی وجہ سے اس کا کوئی بھی مرحلہ ناگوار نہیں گزرتا[۲۹] بلکہ اس میں آہستہ آہستہ اشاریہ ساز لطف محسوس کرنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ تکمیل اشاریہ کے بعد تسکین کے ساتھ ساتھ سرشاری اور آسودگی بھی حاصل ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ شان الحق حقی: فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص۵۱

۲۔ شان الحق حقی: آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، چوتھا ایڈیشن، ۲۰۰۵ء، ص۸۰۷

۳۔ فیروز سنز کنسائز ڈکشنری، انگلش سے اردو، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۳ء، ص۲۰

۴۔ محمود الحسن وزمرد محمود (مرتبین): کشاف اصطلاحات کتب خانہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص۱۴

۵۔ عبدالرزاق قریشی: مبادیات تحقیق، لاہور، خان بک کمپنی، س ن، ص۷۰

۶۔ عبدالحق، مولوی: دی سٹوڈنٹس سٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۹۲ء، ص۵۹۲

۷۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر: قومی انگریزی اردو لغت، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۲ء، طبع پنجم، ص۹۹۱

۸۔ الٰہی بخش اختر اعوان، ڈاکٹر: کشاف تنقیدی اصطلاحات لسانیات، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء، ص۲۵۰، ۲۵۱

۹۔ فیروز اللغات اردو جامع، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، س ن، ص۱۲۴

۱۰۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد اول (الف مقصورہ)، کراچی، ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص۵۱۱

۱۱۔ الطاف شوکت: نظام کتب خانہ، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ص۱۹۷۸ء، ص۱۸۵، ۱۸۶

۱۲۔ مصباح رضوی، سیدہ: اردو تحقیقی کتب میں اشاریہ سازی، مشمولہ مخزن لاہور، قائداعظم لائبریری لاہور، شمارہ نمبر ۷، ص۹۳

۱۳۔ محمد ہارون عثمانی: ڈاکٹر سلیم اختر (کوائف / کتابیات / اشاریہ)، مشمولہ مخزن لاہور، قائداعظم لائبریری لاہور، جلد ۲، شمارہ ۲، ۲۰۰۲ء، ص۱۳۰

۱۴۔ سرفراز حسین مرزا (مرتب): پیش لفظ، اشاریہ نوائے وقت ۱۹۴۵-۱۹۴۷ء، لاہور، پاکستان سٹڈی سنٹر، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۸۷ء، ص الف

۱۵۔ جمیل احمد رضوی: اشاریہ سازی مشمولہ اردو میں فنی تدوین مرتبہ ڈاکٹر ایس ایم ناز، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۹۱ء ص۳۰۵

۱۶۔ اختر النساء: دیباچہ، اشاریہ اقبالیات سہ ماہی مجلہ اقبالیات لاہور، لاہور، اقبال اکادمی، ۱۹۹۸ء، ص۵

۱۷۔ سرفراز حسین مرزا: پیش لفظ مشمولہ نوائے وقت ص الف

۱۸۔ اختر النساء: دیباچہ، اشاریہ اقبالیات، ص۵

۱۹۔ عبدالرزاق قریشی: مبادیات تحقیق، لاہور، خان بک کمپنی، س ن، ص۷۰

۲۱۔ معین الدین عقیل، ڈاکٹر، اردو تحقیق، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸، ص۲۸۸، ۲۸۹

۲۲۔ گیان چند ڈاکٹر: تحقیق کا فن، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۴ء، ص۱۵۷

Scanned by CamScanner

۲۳۔ محمد انصاراللہ، ڈاکٹر: پروفیسر عتیق احمد صدیقی کا تھیس قصائد سودا مشمولہ معیار و تحقیق (ایڈیٹر عابد رضا بیدار)، پٹنہ، ادارہ تحقیقات اردو، ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۹

۲۴۔ عبدالرزاق قریشی: مبادیات تحقیق، ص ۱۷

۲۵۔ جمیل احمد رضوی، سید، اشاریہ سازی، ص ۳۱۱، (John Rothman, Op. Cit., P. 296.)

۲۶۔ ایضاً، ص ۳۱۷ (Geoffrey Jamilton, "How to recognise a Good Index, "Indexers or Indexing, P.29)

۲۷۔ محمد ہارون عثمانی: ڈاکٹر سلیم اختر (کوائف/ کتابیات/ اشاریہ)، ص ۱۳۰

۲۸۔ ہما اخلاق (مرتب): دیباچہ، مشمولہ اشاریہ خطوط غالب، لاہور، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج لاہور، ۱۹۹۲، ص ۱۴

۲۹۔ نائلہ انجم، رسالہ نقوش میں ذخیرۂ غالبیات، لاہور، الفیصل ناشران و تاجران کتب، ۱۹۸۹ء، ص ۲۷

Scanned by CamScanner